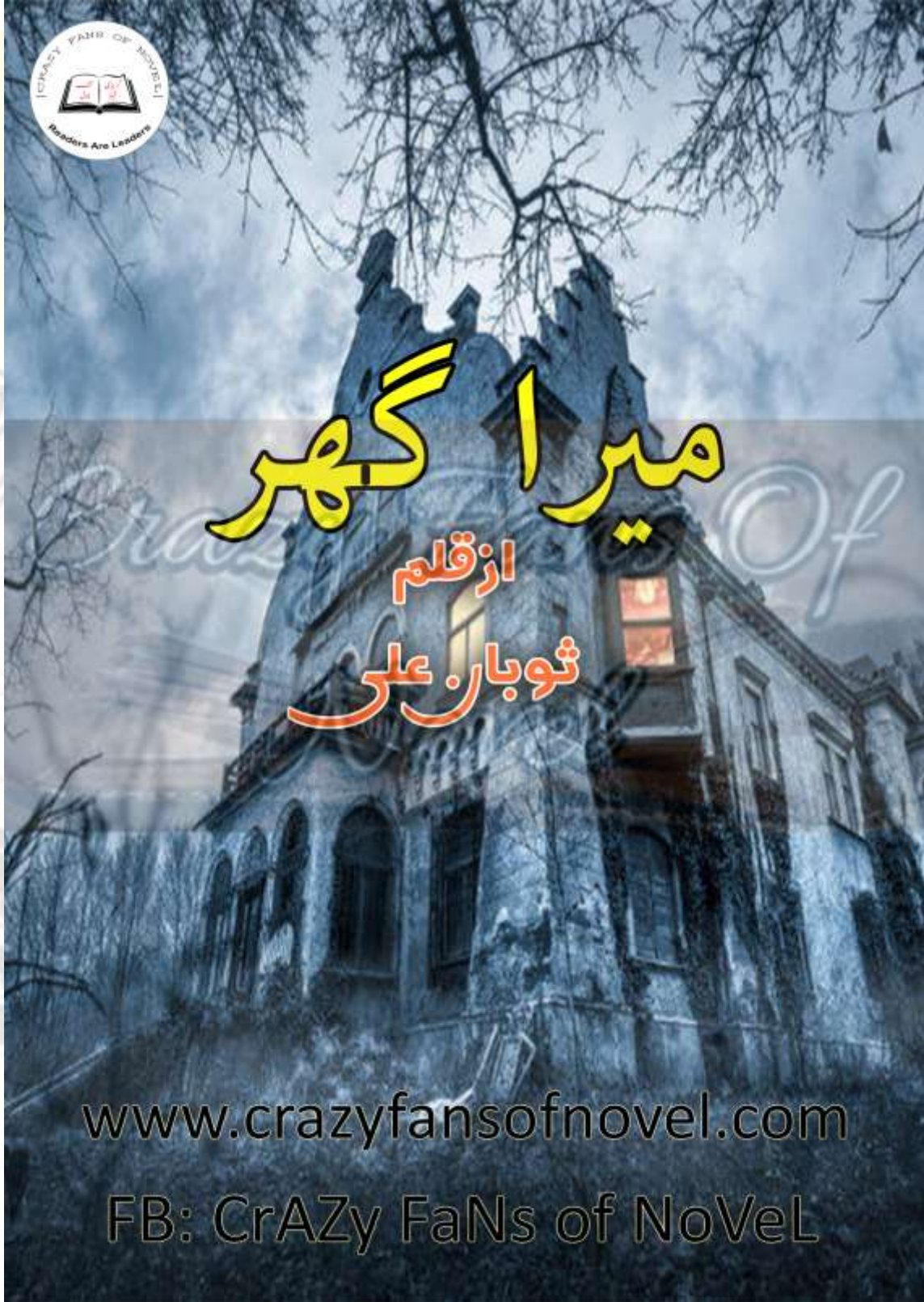




CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Mera Ghar | By Soban Ali (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

السلام علیکم !!!

Page | 2

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنف / مصنف کے نام اور
ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنف / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر
اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔
نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائٹ کو درپیش
آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز آف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ
ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں
تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذریعہ کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Mera Ghar | By Soban Ali (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

انشاء اللہ آپ کی تحریر دودن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : <https://web.facebook.com/groups/292572831468911/>

Website Url : <https://crazyfansofnovel.com>

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

میرا گھر

از قلم

ثوبان علی

میں اس گھر میں تنہا محسوس کر رہا ہوں کوئی ہے مدد کرو۔ اتنے
میں وہ چپڑیل دلہن کے لباس میں ملبوس میری
طرف بڑھنے لگی۔ میں ڈر اور خوف کے عالم میں چلایا۔
مہربانی کر کے مجھے جانے دو چھوڑ دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ کیا
چاہیئے تمہیں مجھ سے؟۔ "تمہاری موت چاہیئے"۔ اتنی بھیانک آواز
میں چپڑیل بولی تھی کہ میں اپنے حواس کھو بیٹھا تھا اور بے
ہوش ہو چکا تھا۔

=====

کچھ گھنٹے پہلے

یہ کہانی ہم دوستوں کی ہے جب ہم سیر کے لئے اکٹھے ایک ہی وگین
میں سوار ہوئے تھے رات کا وقت تھا جنگل قریب آگیا تھا

تیز ہوائیں چل رہی تھی اور آسمان سے بجلی گرجنے کی آوازیں آرہی تھی کچھ راستے میں اندھیرا میرے اندر خوف پیدا کر رہا تھا۔ پھر اچانک میں نے خطرے کا سائن بورڈ دیکھا جو اس جنگل کے اندر جانے سے پھلے لگا ہوا تھا۔ اور دورا سستے تھے جس طرف یہ سائن لگا تھا وہ ذرا شور ٹکڑا راستہ تھا اور منزل مقصود پر وہاں سے جلد پہنچ جانا تھا۔ اور دوسرا راستہ میں ذرا طویل و ناصدہ تھا۔ گاڑی رک گئی۔ سب شور مچانے لگ گئے۔ ہماری گاڑی میں سوار لوگ چھ تھے۔ جس میں میں بھی شامل تھا۔ فرنٹ سیٹ پر عائشہ اور زبیر بیٹھے تھے اور اس کے ساتھ ہی پیچھے والی سیٹ پر جمیلہ اور اسد بیٹھے تھے اور لاسٹ میں میں اور رایہ بیٹھے تھے۔ تو ڈرائیور زبیر نے سائن بورڈ پر شور ٹکڑا لکھا دیکھ کر اس طرف کو گاڑی نکال لی۔ میں نے جب سائن بورڈ کو اپنے قریب سے دیکھا تو اس پر اس طرف نہ جانے کو منع کیا گیا تھا۔ میں نے تھوک اندر گردن سے نیچے اتارتے ہوئے

"زبیر سے کھا۔" زبیر یہ کس راستے تم گاڑی لے کے جا رہے ہو زبیر نے میری طرف متوجہ ہوتے ہوئے کھا۔ "ارے بھائی نعیم۔" جس جگہ ہم نے جانا ہے اس طرف ہی جا رہا یہ راستہ پھر میں نے ذرا سوالیہ جملہ اس سے پوچھا۔ "یا زبیر تم نے بورڈ۔" نہیں پڑا اسے اس راستے سے جانا منع ہے۔ عائشہ اس کے فوراً بعد بولی۔ "کیا ہو گیا ہے تمہیں نعیم سب بکو اس ہے ہمیں جلدی اپنی منزل اس راستے سے مل جائے گی۔ یہ تو۔" پتہ نہیں کتنا پرانا بورڈ ہے۔ میں نے عائشہ سے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔ "عائشہ کوئی پاگل نہیں ہے جو ویسے ہی فالتو میں بورڈ لگا دے۔" اس کے ساتھ بیٹھی جمیدہ عائشہ کے حق میں بولی۔ "راہیہ چپ کرالو اس پاگل کو ساری بجوائے مینٹ یہ ہماری خراب کر رہا ہے۔ اور آگے بھی کرائے گا۔" اس پھر سوال کرتے ہوئے بولا۔ "میں کچھ بھی رہا تھا اس ڈر

"؟۔ پوک۔ پاگل انسان کونہ لاؤ اسکو لایا کون ہے
راہیہ اب کی بار بول پڑی جو چپ چپ انکی گفتگو سن رہی تھی۔"
"میں لائی ہوا اس کو یہاں جس کو پر اہلم ہے وہ مجھ سے بات کرے
آخر میں زبیر نے گاڑی کو بریک لگائی اور غصے سے بولا۔ "چپ
کرو تم سب اس بے چارے کو بولی جا رہے ہو۔ میرے کھنے پہ وہ
جا رہا ہے۔ اور اب سب چپ چپ بیٹھے گئیں ورنہ میں
راستے میں اتار کر چلا جاؤں گا۔ اور یار نیعم کچھ نہیں ہوتا ٹینشن نہ لو ہم
"۔ ہمیں مناسب تمہارے ساتھ

میں نے منہ میں بڑبڑایا "تم ہو ساتھ اسی بات کا تو ڈر ستا رہا ہے
"مجھے۔" پاس بیٹھی راہیہ بولی۔ "تم نے کچھ کھا نیعم مجھے
میں نے جواب دیا۔ "نہیں تو میں تع بس یہ کھ رہا ہوں کہ اب
"گاڑی سٹارٹ کر لو موسم تو آگے ہی جا رہا ہے
گاڑی ہماری چل پڑی تھی کافی جنگل پار کر لیا تھا۔ پھر ایک دم رات
کی اس تاریکی نے کروٹ بدلی اچانک ہمارے سامنے دھندھی

دھند نظر آنے لگی۔ ہم چھ کے چھ لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے تھے
پچھلے موسم خراب تھا اتنی دھند کیسے۔ پھر ایک دم سے کالا کوا
آکر گاڑی سے ٹکرایا اور سب ڈر گئے۔

پھر زبیر نے سب کو پرسکون رہنے کو کھاسہ کچھ نہیں ھے کوا ھے
بس۔

پھر جیسے ہی ہماری گاڑی دوبارہ سٹارٹ ہوئی۔ میں نے درخت کے
پاس کسی کو کھڑا پایا۔ اور راہ کو دکھایا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔ دھند
ختم ہوئی آگے تھوڑا سا کھانے کے تیز بارش شروع ہو گئی۔ پھر
گاڑی خود بہ خود رک گئی۔

جمیلہ اب منہ سبنا کر بولی۔ "اب کیا ہو گیا زبیر یار جو تم نے
"گاڑی روک دی

اسد اسے بات سناتے ہوئے بولا۔ "زبیر صاحب مجھے تو نہیں
لگتا ہم شادی پر وقت سے پہلے پہنچ پائے گے جو بار بار تم گاڑی روکی جا
رہے ہو۔"

زبیر جواب دینے کے لئے بولا۔ "اسد گاڑی میں نے نہیں روکی خود بہ
"خود رکی ہے"

عائشہ بولی۔ "زبیر سٹارٹ کر دو یکھو گاڑی سٹارٹ ہو جائے
گی۔"

زبیر نے گاڑی سٹارٹ کرنے کی بھت کوشش کی لیکن گاڑی
سٹارٹ نہ ہوئی۔ پھر مجبوری کی وجہ سے زبیر کو نیچے اترنا
پڑا۔ اس نے آگے سے گاڑی کو کھولا تو اس کے اندر سے جل جانے
کی سمیل آرہی تھی۔ پھر زبیر نے ہمیں باہر بلا کر دکھایا۔ تو پھر جمیلا
ڈرتے ہوئے بولی۔ "یہ کیا ہو گیا ہمارے ساتھ اب ہم کیا کرے
گے اتنی رات کو اس جنگل میں کھائے گے۔" زبیر اس کی
ٹینشن دور کرتے ہوئے بولا۔ "جمیلا فکرنہ کرو۔ یہ گھر ہے نا آج رات
یہاں قیام کرتے ہیں۔ بارش بھی بھت تیز ہو رہی ہے۔ شاید اس
"گھر میں رکنے کی اجازت مل جائے
ہم سب اندر جانے کے لئے آگے بڑھے گھر دیکھنے سے ہی ڈراؤنا

محسوس ہو رہا تھا

عائشہ ڈر اور خوف کے عالم میں بولی۔ "دوستوں یہ گھر دیکھنے سے کچھ عجیب نہیں لگ رہا ہے"

جمیدہ اس کی بات میں بولی۔ "عائشہ پاگل لڑکی عجیب لگ نہیں رہا ہے یہ عجیب ہے"

رابیہ بولی۔ "دوستوں یہ ہے تو کافی پرانا گھر مجھے نہیں لگتا یہاں کوئی رہتا ہوگا"

زبیر نے دروازے پہ دستک دی پھلے تو دروازہ کسی نے نہیں کھولا۔ کافی دیر تک دستک دی مگر دروازہ نہیں کھولا۔ پھر ہم واپس جانے لگے تو اندر سے آواز آئی۔ کسی بوڑھی عورت کی۔ "کون ہے جو اتنی رات کو میرے گھر کے دروازے پر دستک دے رہا ہے"

میں لاسٹ میں تھا تو میں نے اپنے دوستوں کو آواز دی۔ پھر زبیر بھاگتا ہوا آگے آیا۔ اور بولا "ہمیں یہاں ایک رات کے لئے قیام کرنا ہے بارش بھی ہو رہی ہے اور ہماری گاڑی بھی

"خسر اب هو كئى هـ. تو آـ كى بڑى مهربانى هو كى
اندر سـ بوڑهى عورت نے جواب ديا. "ٹھيك هـ مگر كتنے لوگ
هو."

"زبیر نے جواب ديا" هم چھ لوگ هـ
اتنا كهنا هى هتازبیر كاسـ دروازـ عجب سى آواز كـ ساته كهولا. اور انكو
اندر آنـ كـ لئـ كهـا. پهلـ تو تـينون لڑكيون نے بوڑهى عورت كو ديكه كر
چينخين چھوڑدى. كيونكه اس كا حال ذرا ڈراؤنا هتـ. هاتھ ميں لاٹهى پكڑى
هوى. آنكهون كـ نيچـ هلكـ پڑـ هوى تھـ. اور سفيد لمبـ بالـ ناخن ذرا بڑـ
تھـ. پھر هم نے انكو چپ كروايا. اور پھر اندر داخل هوى. بوڑهى
عورت نے ذرا هنستـ هنستـ دروازـ لگايا

پھر اس كـ بعد هم سب كو چھت پر كمرـ ديكهـ ديئـ جو سب
ساته ساته تھـ. بوڑهى عورت حباتـ حباتـ كهـ كر گئى. "دهيان
". ركھنا ذرا يـ گھر هـ تو پرانا ليكن ميراهـ
يـ عورت كچھ عجب سا برتاؤ كر رهى هـ. رايـ بولى

مجھے تو ڈر لگ رہا ہے زبیر۔ میں ڈرتے ہوئے بولا۔
اسد بے فکر ہو کر بولا۔ "یار ڈرو نہیں مجبوری سمجھو اور بس کچھ گھنٹوں
کی بات ہے پھر صبح ہو جائے گی ہم آرام سے یہاں سے نکل جائے
"۔ گے اور ٹائم پر فریش ہو کر شادی میں پہنچ جائے گے
سب بے فکر ہو کر اپنے اپنے کمرے میں داخل ہوئے۔

گزشتہ قسط۔

چھ دوست مل کر شادی پر روانہ ہو رہے ہوتے ہیں۔ جن کے نام
زبیر، اسد، نعیم، عائشہ، جمیلہ اور رایہ۔ دو راستے آتے ہیں وہ
خطرے کے سائن بورڈ کو انور کر کے آگے بڑھتے ہیں۔ اور پھر انکی
گاڑی خراب ہو جاتی ہے۔ بارش بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ تو وہ ایک
ڈراؤن سے گھر میں پناہ لیتے ہیں۔ جہاں ایک بوڑھی عورت
ان کو انکے کمرے دیکھاتی ہے۔

=====

اب آگے پڑھیے۔

میں کمرے میں داخل ہوا تو مجھے واش روم جانا تھا پہلے تو میں واش روم میں داخل ہوا تو واش روم پرانی تھی کافی میں نے چہرہ دھویا۔ تو میں نے شیشے میں دیکھا پیچھے کوئی کالے لباس میں ملبوس عورت کھڑی نظر آرہی تھی۔ میں نے جلدی سے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پیچھے کوئی نہیں تھا میں نے اس کو اپنا وہم سمجھا کیونکہ شیشہ کافی پرانا تھا۔ پھر میں نے پاؤں دھونے چاہے تو اس میں سے خون آنے لگ گیا۔ میں ایک دم ڈر گیا۔ پھر میں نے نلکا بند کیا اور پھر چلایا۔ تو اب صاف پانی آرہا تھا۔ میں باہر نکلا تو میں بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔ تو مجھے ایسا لگا جیسے میرے پاس کوئی کھڑا ہیں جب میں نے دیکھا تو ایک خوفناک شکل والی چپڑیل جس کا چہرہ بری طرح بلا سٹرا ہوا ناخن اسکے بڑے بڑے اور بال اس کے

لمبے لمبے اور دلہن کے لباس میں ملبوس مجھے اٹھا کر پٹکا۔ پھر میں اٹھ کر کھڑا ہوا تو وہ وہاں سے غائب ہو گئی۔ پھر میں جلدی سے اٹھا دروازے کی طرف بڑھا جو ذرا کھولا ہوا تھا لیکن میرے اس طرف بڑھتے ہی وہ بند ہو گیا۔ میں نے اسکو کھولنے کی کافی کوشش کی لیکن وہ نہیں کھولا۔ پھر میں نے دروازے پر زور زور سے دستک دینی شروع کر دی کہ کوئی دوست ہی آجائے مدد کے لئے میری۔ لیکن پھر میرے کمرے کی لائٹیں کبھی آف ہونے لگی تو کبھی آن۔ میں بہت بری طرح ڈر گیا تھا میرے کپڑے بھی پسینے کی وجہ سے گیلے ہو چکے تھے۔ ڈر اور خوف کے عالم میں پھر میرا جسم پورا کا پورا کانپنا شروع ہو گیا کمرے کا یہ منظر دیکھتے ہوئے پھر میرے سامنے وہی عورت دلہن کے لباس میں آئی۔ اور میری طرف بڑھنا شروع ہو گئی۔ میں نے پھر التجبایا الفاظ میں اسکو کھنا شروع کر دیا "مہربانی کر کے مجھے چھوڑ دو کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا کیا چاہیے تم کو مجھ

"؟" سے

مجھے تمھاری اور تمھارے دوستوں کی موت چاہیے لیکن پھلے"

تمھاری۔" اس خوفناک چپڑیل عورت نے بہت ہی عجیب اور
بھیانک آواز میں جواب دیا اور ہنسنے شروع ہو گئی۔ میں دروازہ
پیٹا پیٹتا اپنے حواس کھو رہا تھا پھر میری آنکھیں بند
ہو گئی۔ جب مجھے ذرا حوش آنے لگا تو مجھے میرے دوستوں کی آوازیں
سنائی دی جب میں نے آنکھ کھولی تو میرے دوست میری یہ
حالت کی وجہ سے پریشان کھڑے تھے۔ پھر انھوں نے مجھ سے وجہ
پوچھی۔ پھلے تو میں نے سوچا بتانا چاہیے انکو پھر میں نے کچھ
نہیں بتایا کھی یہ لوگ میرا مذاق نہ اڑانا شروع کر دے۔ پھر
میں نے ہمت کر کے بتا ہی دیا۔ وہی بات ہوئی اسد، عائشہ اور جمیلہ
میری بات سن کر کھکا لگا کر ہنسنے لگے۔ لیکن زبیر اور رایہ نہیں۔
زبیر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "یار نعیم صرف تین گھنٹے کی بات ہے صبح ہو
جائے گی ہم یہاں سے چلے جائے گے تمہیں وہم ہوا ہوگا۔ آرام کرو تم ہم

"چلتے ہیں

نہیں نہیں پلیز زبیر میرے پاس رک جاؤ تم مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" نعیم نے ڈرتے ڈرتے کہا

زبیر بولا۔ "راہیہ تم نعیم کے پاس رک جاؤ۔ مجھے ذرا آرام کرنا ہے گاڑی"۔ چلا چلا کے تھک گیا ہوں۔ اور ویسے بھی ابھی بارش نہیں رکی ہے راہیہ کو میرے پاس چھوڑ کر سب اپنے اپنے کمرے میں روانہ ہو گئے۔

دوسری طرف اسد اپنے کمرے میں بیٹھا تھا اس کو دروازے پر دستک سنی۔ اس نے دروازہ کھولا تو دلہن کے لباس میں ملبوس جمیدہ اس کے پاس اندر آئی۔

اور جمیدہ نے اندر آ کر دروازے کی کسٹی لگادی

اسد حیران ہوتے ہوئے بولا۔ "تم یہاں جمیدہ وہ بھی اس وقت اور وہ"۔ بھی دلہن کے لباس میں

جمیدہ اپنی زلفوں کو بل دیتے ہوئے بولی۔ "کیوں میں آ نہیں سکتی تمہارے

"پاس

اسد بولا۔ "نہیں نہیں نہیں میں نے ایسا کب کھا لیکن تم دلہن کے
لباس میں۔ مجھے تمہارے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے
جمیدہ اسکی گال پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے بولی۔ "صحیح پہچانا تم نے اکیلی
بورہور ہی تھی تو تمہارے پاس آگئی۔ ویسے بھی شادی کرونگی تو صرف تم
سے اسی لئے تو دلہن کے لباس میں تمہاری بیوی بن کے آئی ہوں
جمیدہ نے اس کی شرٹ پکڑ کر اتار دی اور پھر اسکی بنیان اتار
دی۔ پھر اچانک سے اس نے اپنا تیز دار ناخن سے اسکی انگلی
پر چیرا دیا۔

اسد تکلیف سے چلاتا ہوا بولا۔ "آآ..... یہ کیا کر رہی ہو جمیدہ مجھے
درد ہو رہا ہے۔"

جمیدہ مسکراتے ہوئے بولی۔ "معاف کرنا ڈار لنگ میں نے حبان
بوجھ کر نہیں کیا۔"

یہ الفاظ اس نے اتنی میٹھی آواز میں کہے کہ اسدا کے الفاظ سن کر

اسکو اپنی باہو میں لے کر بولا۔ "کوئی بات نہیں جمیدہ میری حبان تم
"۔ اپنا کام جاری رکھو۔ تمہارے لئے تو کچھ بھی

"۔ جمیدہ یہ سن کر بولی "کچھ بھی

"۔ اسدا کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ "جی ہاں کچھ بھی

سوچ لو وہ حبان بھی دینی پڑ سکتی ہے میرے لئے۔ جمیدہ دوسری
طرف منہ کر کے بولتی ہے

اسد حوصلہ دیکھاتے ہوئے بولا۔ "میری حبان بھی تمہاری ہے جمیدہ
"۔ بے بی

اتنا سن کر جمیدہ نے اسکی انگلی سے خون لے کر اس کے سینے پر دل
والی جگہ پر خون سے کر اس کا نشان لگایا اور بولی۔ "تو دے دو مجھے اپنی حبان
"اسد

یہ آواز اتنی خوفناک تھی کہ اسد نے اپنی آنکھیں کھولی تو اسکی
آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی اسکے پاس جمیدہ نہیں کھڑی تھی بلکہ
دلھن کے لباس میں ملبوس وہی چپڑیل عورت تھی جس کا

چہرہ جلا سڑا تھا۔ یہ دیکھ کر اس نے چلانا شروع کر دیا۔
اس نے کھڑکی کے پردوں کو جادو سے اس کے دونوں ہاتھوں کو باندھ
دیا۔ اور بولی۔ "منکر نہ کرو بے بی یہ میرا گھر ہے۔ اور تم یہاں میرے
ساتھ رہو گے۔ اور میں تمہیں ایسے موت دوں گی کہ تمہیں تکلیف نہیں
ہو گی۔" اتنا کہہ کر چپڑیل اتنی لمبی زبان نکال کر خون سے بنے کر اس کے
نشان کو چاٹنے لگ جاتی ہے پھر اپنے بڑھے ناخن آگے
بڑھاتے ہوئے اس کا دل نکال کر کھانے لگ جاتی ہے
راہیہ کرسی پر بیٹھی بیٹھی سو جاتی ہے اور پھر نیچے گرتی ہے۔ تو اس کو
ایک بوکس نظر آتا ہے۔ جس میں سے اسے ایک ڈائری
ملتی ہے۔ اس نے یہ ڈائری مجھے بھی دیکھائی۔ میں نے اس کو وہ
ڈائری پڑھ کر سنانے کو کھا

میں کرن ہوں اور اپنی لائف ہنسی خوشی بنجائے کر رہی ہوں۔ میرا یہ
گھر پورا میرے ماں باپ سے تھا۔ گھر میں اس وقت تو

رونک لگ جاتی تھی جب میرے دوست یہاں آتے تھے۔ پھر ایک بار ایک لڑکا میری زندگی میں آیا عادل جو مجھے بہت عزیز تھا۔ کالج سے آتے اسے دیکھتی تو دیکھتی ہی رہ جاتی۔ سفید رنگ اسکا۔ جنیز اور زیادہ تر چیک والی شرٹ پہنتا تھا اتنا ہنڈسم لگتا تھا۔ اور اوپر سے جب بلیک کلر کی گلاس لگاتا تو قیامت ہی ڈھاتا تھا۔ میرا رنگ ذرا سا ولاہتا میں نے سوچا مجھے نہیں لگتا یہ مجھے پسند کرے گا کہ نہیں کیونکہ ایسے لوگ میں نے اپنی زندگی میں معرور ہی دیکھے تھے۔ ہماری ملاقات اس وقت ہوئی۔ جب میں کالج سے نکل رہی تھی۔ تو یہ کالج میں داخل ہو رہا تھا مجھ سے ٹکرایا تو میں گرنے لگی تو اس نے مجھے ہٹا لیا۔ پھر اسکی گرل فرینڈ نے دیکھا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا اور میں درم کر کے نیچے گری۔ پھر وہ معافی مانگ کر وہ گیا وہ گیا۔ لیکن جب اس نے مجھے ہٹا تو میں نے دیکھا کہ اسکی ایک آنکھ کا کلر نیلا اور دوسرا براؤن تھا۔

میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس میں میوٹیشن رونما ہوئی ہے۔ تو میں حیران رہ گئی تھی۔ پھر اگلے دن کالج میں سے میں گھر بار ہی تھی پھر وہ لڑکا مجھے نظر نہیں آیا

اس کے بعد پھر جب میں ڈاکٹر بن گئی تو پھر میں رات کو دیر سے گھر آرہی تھی۔ میری تو وہاں مجھے کچھ گونڈوں نے آگھیرا پھر میں وہاں سے بھاگی ایک کے میں نے سین پارٹ پر ٹانگ ماری اور دوسرے کو دھکا دے کے بھاگی پھر وہاں میری ملاقات عادل سے ہوئی جس نے مجھے ان گونڈوں سے بچایا اور پھر میں اس کے ساتھ گھر آئی اپنے پھر عادل کے جو چوٹیں لگی تھی میں نے اس پر پولی فیکس ٹیوب لگائی۔ چاقو پروار کرنے کی وجہ سے اس کے جسم پر نشان پڑ گئے تھے چیرے کے وہاں اس نے ٹیوب لگائی۔

پھر عادل کو میں نے کہا "عادل تم اب گھر جاؤ تمہاری بیوی تمہارا انتظار کر رہی ہوگی"

عادل نے پھر مجھے بتایا کہ اس نے ابھی تک شادی نہیں کی۔ اور پھر اس نے اپنے پیار کا اظہار مجھ سے کیا اور مجھ سے وہ کالج چھوڑ جانے کی وجہ پوچھی اور اس گھر میں آنے کی وجہ ہو چھی تو میں نے اس کو بتایا کہ میری میرے ابو حبان سے بات ہو رہی تھی وہ کچھ رہے تھے سامان کی تیاری رکھو ہم یہ گھر چھوڑ کر اس گھر میں جائے گے ضروری ہے میری بچی چلی جاؤ ورنہ مشکل میں پھنس جاؤ گی۔ ہم بھی وہی آتے ہیں۔ پھر اتنے میں زور دار ٹکر لگی ٹرک سے اور میرے امی حبان اور ابو حبان وہی دم توڑ گئے پھر راتوں رات اپنے باپ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے میں یہاں آ گئی۔

میں یہ سب سنا کر رونے لگی تو عادل نے مجھے گلے سے لگالیا اور شادی کا پوچھا تو میں نے ہاں کر دی۔ پھر ہماری شادی ہوئی۔ تو مجھے میرا پرانا دوست نوید ملا۔ میں اس کے ساتھ بیٹھ کر کافی پینے لگی۔ تو اس نے مجھے وہ واقعہ بتایا کہ عادل ایک لفنگا لڑکا ہے۔ تمہارے بارے

میں گندیاں گندیاں باتیں اپنے دوستوں سے کر رہا تھا اور تمہارے امی جان اور ابو جان سے رشتہ مانگنے لگا۔ تو تمہارے والد نے تو پھلے انکی باتیں سن ہی لی تھی۔ تو انہوں نے منع کر دیا اور پھر اس نے تمہارے بارے میں ایک اور گندی بات کہی جس کی وجہ سے تمہارے ابو کو غصہ آیا اور انہوں نے اس کے تھپڑ رسید کیا اور بولے جب تک میں زندہ ہوں ایسا نہیں ہوگا۔ تب ہی ٹرک سے عادل نے انکو اڑا دیا۔

نوید کرن کا ہاتھ پکڑتا ہے تو عادل دیکھ لیتا ہے۔ کرن ہاتھ چھوڑواتی ہے بدلے کی آگ اسکی آنکھوں میں بڑک رہی تھی۔ اور اب اسکو پچھتاوا بھی ہو رہا تھا یہ پیار میں اندھی ہو کے ساری حبا سید ادا کے نام کر چکی تھی۔ عادل نے گھر جا کر میرے تھپڑ رسید کرنے شروع کر دیئے پھر اس نے ساری پول کھول کر عادل کے سامنے رکھی۔ تو عادل غصے میں آگیا میں نے یہ سب تمہارے لئے کیا ہے عادل اسکو یقین دلاتا ہے۔ لیکن میں نے اسکا کھا

میرے لئے نہیں میری حباۓد کے لئے
میں حبا رہی ہوں پولیس سٹیشن انکوسب بتا دوں گی اور تم جیل
میں سڑنا میں نوید سے شادی کر لوں گی میری لائف سیٹ
ہو جائے گی۔ اور تم برباد ہو جاؤ گے۔ نوید کو میرا معصوم چہرہ بہت پیارا
لگتا ہے۔

عادل نے میرے چہرے پر تیزاب پھینک دیا۔ "میں
"؟ دیکھتا ہوں تمہیں کون قبول کرتا ہے۔

میں چلاتی رہی تپڑتی رہی وہ مجھے یوں تڑپتا ہی چھوڑ گیا
تیزاب کے کچھ قطرے ہی گرے تھے مگر میرا چہرہ جل
گیا اور آنکھیں ہاتھ رکنے کی وجہ سے بچ گئی
پھر میں نے ایک دن برکا پھن کر نوید سے ملنے گئی میں نے اسکو
یہ نہیں بتایا تھا کہ میں برقعے میں آؤں گی اسکو بھی فون پر باتیں کرتا
سنا یہ بھی میری دولت کے پیچھے ہے۔

پھر میں نے اسکو تو منع کر دیا اب مجھے ہر لڑکے سے نفرت

تھی۔ میں اب بدہ لینے کی گرز سے عادل کے گھر کی طرف
بڑھی اور دلہن کے لباس میں اس کے کمرے میں گئی۔ وہاں وہ
کھڑا تھا اب کی بار میں نے فیصلہ کر لیا تھا اسے اسکو بری
موت دوں گی۔ پھر جو لڑکی کو اس نے گھر میں بلایا تھا اسکو
میں نے بے ہوش کیا پھر اس کے کمرے میں گئی۔ اور
اس نے مجھے دیکھتے ہی کمرے کے اندر آتا دیکھ کر دروازہ لگایا۔ پھر
اس نے اپنا کوٹ اتارا اور مجھے اپنے گلے لگایا میں نے اسکی ٹائی
اتاری اور پھر شرٹ کے بٹن کھول کر اسکی شرٹ اتاری۔ پھر
پاس پڑاؤ انڈا اس کے سر میں دے مارا وہ بے ہوش ہو گیا جب
اسکی آنکھ کھولی تو وہ بیڈ پر باندھا ہوا تھا پھر اسکی انگلی ہر چیرا
دے کر کر اس کا نشان لگا کر چاٹا اور پھر چاٹو گھسا کر اس میں
سے دل نکال لیا۔ اور اسکو اپنا چہرہ دیکھا دیا۔ نوید نے پیچھے سے گولی چلا
دی۔ اور مار دیا کرن کو۔
یہ گھر میرا ہے میں اسے کسی کو نہیں دوں گی

میں نوید ہوں اسکی ڈائری اینڈ سے ذرا میں نے لکھی ہے۔ اب
..... یہ نوید کا گھ

اتنا ہی راہیہ نے پڑھا ہے کہ اس نے ڈائری کے آخری پیج کو
دیکھ کر چینخیں چھوڑ دی۔ اور اس بوکس کو بھی دیکھ کر

گزشتہ قسط

نعیم کو وہ چپٹیل تنگ کرتی ہے اور اسے مارنے کی کوشش کرتی
ہے۔ لیکن وہ بچ جاتا ہے۔ اور اس کو جمیدہ کارو پلے کروہ چپٹیل مار
دیتی ہے۔ اور پھر راہیہ کو ایک ڈائری ملتی ہے۔ جس میں کرن نے
اپنے بارے میں بیان کیا ہوتا ہے اور جو بھی لڑکا آیا اسکی زندگی میں
وہ اسکی دولت کے پیچھے آیا۔ پھر لاسٹ میں راہیہ بوکس کو اور
ڈائری کے لاسٹ صفحات دیکھ کر چینخیں چھوڑ دیتی ہے

=====

اب آگے پڑھیے۔
راہیہ کی چیخیں سن کر میں بھی ڈر گیا تھا۔ اور میں نے راہیہ سے
"؟ پوچھا۔" کیا ہوا راہیہ
راہیہ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ "نیم یہ ڈائری خون سے بھری ہے اور ایسے
لگ رہا ہے۔ جیسے یہ خون تازہ ہو۔ اور یہ ٹپک ٹپک کر بوس میں گر
رہا تھا۔ میں نے بوس میں دیکھا تو اس میں مجھے کسی کا
سر نظر آ رہا ہے۔ میں نے ڈائری راہیہ سے لی تو سچ میں ہی
اس میں سے خون ٹپک رہا تھا اور وہ بھی تازہ۔ حالانکہ پھلے بھی راہیہ
ڈائری پڑھ رہی تھی تو اس میں سے کوئی خون نہیں ٹپک رہا
تھا۔ پھر اس میں سے تین تصویریں نکلی۔ ایک تو کرن کی خود کی
تھی۔ اور ایک تصویر جس میں ایک لڑکے کی آنکھوں کے کلر مختلف
تھے۔ یعنی وہ عام رہتا۔ پیچھے بچی ایک تصویر تو وہ نوجوان نوید ہی ہوگا
دوسری طرف زبیر سو رہا تھا چادر لے کے۔ اسکے دروازے

پہ کوئی زور زور سے دستک دینے لگا۔ اسکی آنکھ کھل گئی۔ وہ ڈر گیا پھر اس نے اپنا ڈر ختم کیا۔ اور سوچا کہ باہر کوئی میرے دوستوں میں سے کوئی ہوگا اس نے دروازہ کھول کے دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔ پھر اس نے دروازہ کی کنڈی لگادی۔ اور آ کے اپنے اوپر چادر لے کر لیٹ گیا۔ پھر اسکی چادر خود بہ خود کھینچ کر بیڈ سے نیچے گر گئی۔ اس نے پھر اٹھ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔ پھر اسکے کمرے کی لائٹیں کبھی آف ہونے لگ گئی تو کبھی آن۔ پھر وہ ڈر گیا۔ اور کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے ایسے لگا کسی نے اسکی ٹانگ پکڑ لی ہے بہت زبردست طریقے سے۔ پھر اسکو کھینچ کر بیڈ پر پٹک دیا۔ وہ بری طرح ڈر گیا۔ پھر دروازے پہ زور زور سے دستک ہونے لگی۔ اور اسکی لائٹیں بھی بالکل ٹھیک ہو گئی۔ پھر بھی زبردست ڈرا ہوا تھا پھونک پھونک کر قدم بڑھا کر آگے بڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے دروازہ کھولنے لگا اور ساتھ گلہ ان اٹھالیا۔ اور دروازہ کھولتے ہی دیکھا تو عائشہ دلہن کے لباس میں ملبوس باہر کھڑی تھی

زبیر سکھ کا انس لیتے ہوئے۔ "اچھا تم ہو تم نے تو ڈرا ہی دیا ہوتا۔" عائشہ منہ سابتا کر بولی۔ "میں کونسا کوئی چپڑیل ہو جو۔" میں نے تمہیں ڈرا دیا

زبیر اسکے لباس اور اسکو دیکھتے ہوئے بولا۔ "تم بتاؤ خیر تو ہے۔ اس وقت میرے کمرے میں اور وہ بھی دلہن کے۔" لباس میں

عائشہ نے کمرے کے اندر آکر کنڈی لگائی اور بولی۔ "کیوں میں۔" آنہیں سکتی کیا تمہارے پاس

زبیر بولا۔ "ارے نہیں عائشہ آ سکتی ہو۔ مگر تم کنڈی کیوں دروازے کی لگا رہی ہو۔ اگر کوئی آئے گا اسد یا نعیم یا جمیلہ یا ربیہ تو کیا سوچے گے۔" عائشہ اسکی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔ "جو بھی سوچتے ہیں تو سوچنے۔" دو۔ ویسے بھی صبح سوچے گے

زبیر گھبراتے ہوئے بولا۔ "کیا کھ رہی ہو عائشہ کیا کھی جا رہی ہو۔ مجھے تمہارے لچھن ٹھیک نہیں لگ رہے۔"

عائشہ رومینٹک موڈ میں بولی۔ "صحیح پہچانا میرے لچھن صحیح نہیں ہے۔"

زبیر اب گھبرا کر پیچھے کو جانے لگ گیا تھا۔ اور بولا۔ "تم
". حوش میں تو ہو پھلے تو نہیں تھی تم ایسی عائشہ
عائشہ اس کے اب اور قریب آگئی تھی اب اس سے پیچھے
زبیر نہیں جاسکتا تھا کیونکہ اس کے پیچھے بیڈ تھا۔ اور بولی۔ "
حوش میں ہو اور پھلے بھی ایسی ہی تھی۔ تم سے پیار جو ہو گیا تھا مگر
". موقع ڈھونڈ رہی تھی۔ اب ملا ہے تو اس کو کیوں ضائع جانے دو
یہ کھہ کر اس نے زبیر نے جیکٹ اتاری۔ پھر اس نے چیک
والی پورے بٹنوں والی شرٹ پہنی تھی جینز کے ساتھ
عائشہ شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے بولی۔ "زبیر تمہیں پتہ ہے کہ
". مجھے جینز کے ساتھ یہ شرٹ کتنی اچھی لگتی
زبیر گھبرانے کی وجہ سے کانپ بھی رہا تھا اور بولا۔ "پھلے تو تم نے
". کبھی نہیں ایسا کھا کیونکہ زیادہ تر میں بھی پھنتا ہوں

"پھر عائشہ بولی۔" پھلے تم میری زندگی میں نہیں آئے تھے نا
"؟ زبیر شک کا اظہار کرتے ہوئے بولا۔" کیا مطلب
عائشہ اب اسکی بنیان اتارتے ہوئے بولی۔" زبیر کچھ نہیں نا۔" پھر
اس نے زبیر کو بیڈ پر دھکا دیا اور وہ بیڈ پر گر گیا
پھر اس نے ساتھ ہی بیڈ پر چڑھ کر اسکی انگلی اپنے ناخن سے
چیر کر خون نکالہ
زبیر درد اور تکلیف کی وجہ سے زیادہ بھی اونچا چلایا اور بولا۔" عائشہ
"کیا کر رہی ہو تم عجیب سا رویے سے کا مظاہرہ کر رہی ہو
عائشہ معافی مانگتے ہوئے بولی۔" اپس غلطی سے لگ گیا
"ناخن۔ لیکن میں امید کرتی ہوں اب تم کو مسزا بھی آئے گا
اتنے میں وہ خون لگا کر اس کے نشان لگاتی ہے۔ دل والی جگہ پر کہ اتنے
میں جمیدہ کی اتنی بلند آواز میں چینخیں کی آواز آتی ہے اور رونے کی
آواز آتی ہے۔

زبیر عائشہ سے بولتا ہے۔" عائشہ ذرا رکو گی ہم یہاں سے دوبارہ

":جباری رکھے گے

زبیر اٹھ کر جوتا پھنتا ہے۔ اور کنڈی کھولنے لگتا ہے۔ پھر عائشہ بولتی ہے۔ آج آؤنا پھر وہ سزا نہیں رہے گا اس نے کوئی کاک روچ دیکھ لیا ہو گا یہ گھر کیونکہ کافی پرانا ہے۔ ویسے بھی تمہیں ابھی تو سزا آنا شروع ہوا تھا۔ پھر زبیر عائشہ کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ لیکن وہ اسد اسد پکار کر رو رہی ہوتی ہے۔ پھر جب زبیر یہ سنتا ہے۔ تو اسی حال میں کنڈی کھول کر باہر نکلتا ہے۔ اور ابھی آیا۔ کھہ کر چلا جاتا ہے۔

میں اور رایہ بھی اسکے کمرے میں پہنچ گئے تھے اسکی اتنی بری موت دیکھ کر رایہ تو بے ہوش ہی ہو گئی تھی۔ اور جمیدہ روئی جبار ہی تھی۔ زبیر کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ کس طرح کی موت دی ہے۔ اسکو اور کس نے

میں بھی دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ پھر عائشہ بھی وہی کھڑی تھی۔ زبیر اسکو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ پھر اٹھ کر کھڑا ہوا اور اسکے

پاس گیا۔ اور بولا۔ "تم یہاں اتنی جلدی کیسے پہنچ گئی مجھ سے بھی پھلے اور تم نے تو اتنی جلدی لباس بھی تبدیل کر لیا۔"

عاشہ اسکو غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔ "میں نے لباس نہیں بدلا میں نے تجھی سے بھی کپڑے پھنے ہوئے ہیں۔ اور تم اپنا بتاؤ اس۔؟" حال میں خیر تو ہے

زبیر پھر ذرا بلند آواز میں بولا "بھول گئی ابھی تم دلہن کے لباس میں میرے پاس آئی تھی۔ اور تم نے تو میرا یہ حال کیا ہے"

عاشہ غصے میں تھپڑ سیر کرتی ہے۔ "پاگل تو نہیں ہو گئے میں اپنے کمرے سے اب باہر آئی ہوں اور یہ کیا گند الزام لگا رہے ہو مجھ پہ۔"

زبیر بولا۔ "ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ تو وہ جو میرے ساتھ تھی تو وہ کون تھی" جو مجھ سے پیار کر رہی تھی۔ تمہارے روپ میں

راہیہ کو خوش آگیا تھا پھر میں نے ڈائری پر غور کیا۔ اور

پھر رابیہ کو کھا۔ "رابیہ یادھے تم کو جو ہم نے کرن کی ڈائیری پڑھی عادل کی موت اس نے کس طرح کی

ہاں یادھے۔ رابیہ نے جواب دیا

میں نے رابیہ کو دکھایا دیکھو اس کی بھی حبان بالکل دل نکال کر لی گئی ہے جیسے عادل کی لی گئی تھی۔ رابیہ بولی "عادل کا دل نکالنے سے پہلے اس نے انگلی کٹ کی تھی

پھر میں نے اس کی انگلی دیکھی اس کی انگلی دیکھی تو اس پر بھی کٹ لگا تھا۔ پھر رابیہ کو ایک دم دھچکا لگا میں بھی ایک دم گھبرا گیا۔ "اس کا مطلب یہ اس (کرن) کی آتما ہے جو اس گھر میں ہے

اس کا مطلب اس نے ہی نوید کو مارا ہے اس کا سر اور دل بھی اسی "بوکس میں دیکھا جس میں ڈائیری تھی اس نوید کو بھی اس نے قتل کیا ہے

زبیر الجھ کر بولا۔ "کون زبیر اور کون نوید کون عادل؟ مجھے کچھ سمجھ

"نہیں آرہا ہے

پھر میں نے زبیر کی طرف دیکھا۔ رابہ ڈر کر بولی۔ "نعم
"زبیر کے بھی ویسا ہی کراس کا نشان لگا ہے۔ جیسا عادل کا لگا ہے
میں نے زبیر سے سوال کیا "یہ تمہارا خون ہے جو تمہارے
"جسم پر لگا ہے۔ اور کیا تمہاری انگلی پر کٹ لگا ہے

زبیر نے سر ہلاتے ہوئے اپنی انگلی دیکھائی۔ میں نے پھر اس
سے واقعہ پوچھا تو اس نے سنایا جو اس کے ساتھ ہوا۔ پھر
میں نے ان کو کرن کی سٹوری سنائی۔ اب سب اپنا شک دور
کرنے کے لئے زبیر کے کمرے میں جا رہے تھے حنا ص کر
زبیر کو شک ہتا

وہ اپنے کمرے میں گیا تو وہاں کوئی نہیں ہتا۔ مگر اس دلہن کی
ڈریس پڑی تھی۔ زبیر اندر آیا۔ "سب جھوٹ ہے۔ یہ عائشہ
ہی میرے پاس آئی تھی اور پھر یہ دلہن کی ڈریس بدل کر چلی گئی
تم لوگوں کے پاس۔ اب میرے ساتھ بہت کچھ کر چکی ہے تم

"لوگوں کے سامنے نہیں مان رہی اپنی عزت کی وجہ سے
زبیر نے غصے میں آکر کہا
پھر اتنے میں لائٹیں پہلے کی طرح ہونے لگ گئی کبھی آف کبھی
آن۔ دلہن کی ڈریس ہوا میں اڑنے لگی اور غائب ہو گئی۔ زبیر کو
اب یقین آیا تھا۔ پھر آواز آئی بھیانک۔ "زبیر تمہارے
دوست ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یقین کرنا سیکھو خاص کر دوستی
میں۔ لڑکیوں میری تم لوگوں سے کائی دشمنی نہیں ہے تم چاہو تو
اپنی جان بچا کر بھاگ سکتی ہو۔ مجھے تو صرف ان دونوں لڑکوں کا
دل چاہیئے۔" پھر ڈر کے مارے پانچوں بھاگے زبیر سب سے پیچھے
بھاگتا تو اسے ایسے لگا جیسے پیچھے اندھیرے میں کسی نے اسکی ٹانگ
پکڑ لی ہو۔ پھر ایک دم سے پیچھے اندھیرے میں سے دو ہاتھ نکلے اور
اسکے سینے پر حرکت کرنے لگے پھر دوبارہ ناخن سے کراس کا
نشان لگایا ان ہاتھوں نے۔ ہم کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے کچھ کر نہیں
سکے۔ زبیر بچاؤ بچاؤ چلا رہا تھا

پھر اسی اندھیرے میں سے عائشہ کا سر نکلا۔ اور زبیر کے کندھے پر رکھ لیا۔ پر عائشہ تو سامنے تھی زبیر کے۔ پھر اس نے اپنا اصلی روپ لیا اور اپنی لمبی زبان ٹھوڑی زبیر کے کندھے پر رکھے ہوئی نکالی۔ اور کراس کا نشان چپاٹنے لگی۔ اور..... بولی۔ یہی

پھر اپنے بڑے ناخن سے دل نکال کر کھانے لگ گئی۔
"اور بولی۔" نعیم اب تمہاری بادی ہے تیار ہو جاؤ
جمیلہ رابیہ اور عائشہ کو کہنے لگی کہ نعیم کو چھوڑو ہم چلتے ہیں۔ لیکن ان دونوں نے اسے چھوڑ کر جانے سے منع کر دیا۔ پھر جمیلہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔ "مجھے مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے دوستی کے پیچھے۔ تم ہی نبھاؤ دوستی۔ میں بادی ہی ہوں۔ پھر وہ سیڑھیاں اتار کر نیچے آئے تو وہ نیچے کھڑی تھی۔ باہر جانے کا ہر ممکن راستہ تلاش کیا لیکن ناکام سب دروازے بند۔ عائشہ اور رابیہ میرے آگے آکر کھڑی ہو گئی۔ لیکن اس نے دونوں کو اٹھا کر پٹک

دیا۔ پھر وہ آگے آئی۔ پھر اٹھا کر پٹک دیا۔ اب کی بار ان دونوں کے ذرا حسراشیں آئی تھی۔

پھر رابیہ کھڑی ہوئی۔ اور بولی۔ "بس اب بہت ہو گیا ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہمیں نعیم کو اس کے حوالے کر دینا چاہیے۔" اور خود یہاں سے چلنا چاہیے

عائشہ حیران کن لہجے میں بولی۔ "رابیہ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ اس کو وہ مار دے گی۔ اگر ہم نے اس کو اکیلا چھوڑ دیا رابیہ غصے سے بولی۔ "وہ ہمیں بھی ماد دیں گی۔ اب ہمیں زندہ چھوڑ دے گی۔" وہ۔

بھیانک آواز میں بولی۔ "شاباش لڑکیاں کافی ذہین ہوتی ہے۔" بہت جلد اچھا فیصلہ کر لیتی ہیں اتنا کہہ کر کرن کی آتم نے ہاتھ ہلایا اور دروازہ کھل گیا۔ رابیہ بول کر چلی گئی باہر عائشہ کو ساتھ لے کر sorry افسردہ ہوئے من سے کر۔

میں بے چارہ چلاتا رہا تم ایسا نہیں کر سکتی راہ میرے ساتھ۔

اور دروازہ بند ہو گیا۔ اب میں اپنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا ہار مان چکا تھا میں۔ اب کرن بولی۔ "تم آخری ہو تو تمہیں منزے لے لے کر مارو گی"

میں نے بھی جینز پہنی تھی اور ساتھ وہی چیک والی شرٹ پہنی تھی۔ وہ دلہن کے لباس میں میرے پاس آئی اور مجھے اپنے گلے شے لگالیا۔ پھر اس نے پہلے میری جیکٹ اتاری۔ اور پھر اس کے بعد مجھے دیوار سے لگا کر میری شرٹ کے بٹن کھولنے لگ گئی۔ پھر اس نے میری شرٹ اتار کر پھینک دی۔ اب میں گھبرا بھی رہا تھا اور ڈر ڈر کر کانپ بھی رہا تھا۔ کہ اب بس میں چلا۔ پھر کرن چڑیل بولی۔ "مجھے اتنا عجیب سا کیوں محسوس ہو رہا ہے۔ جیسے میں کمزور ہو رہی ہوں۔ اسکی مجھے ٹینشن نہیں لینی چاہیئے۔ میں تمہارا دل کھا کر ٹھیک

"ہو جاؤں گی

پھر اس نے میرے جسم پر کئی جگہ اپنے نوکیلے ناخنوں سے
لکیرے لگائی ان میں سے تھوڑا تھوڑا خون نکلنے لگا تو وہ اپنی لمبی زبان سے
چاٹنے لگی۔ میں گھبرا تا رہا میرا تنابرا حال تھا کہ
پیشاب ہی پینٹ میں نکل جانا تھا۔ پھر اس نے دل والی
جگہ کے پاس ناخن سے کراس کا نشان لگایا۔ پھر اسکو چاٹ
رہی تھی۔ اب کی بار اسے اب زیادہ چکر آرہے تھے۔ پھر اتنے میں وہ
گھچ کھا کر نیچے گری پھر ایک دم سے میرے سامنے کی
طرف سے گاڑی اندر گھس آئی۔ جب میں نے غور کیا تو وہ
رابیہ تھی وہ جلدی سے ویگن میں سے باہر نکلی اور میرا ہاتھ پکڑ کر باہر
کی طرف بھاگی اتنے میں وہ چپڑیل غصے میں اٹھی اور
"چلائی۔" میرا ساتھ دھوکا یہ گھر میرا ہے
"باہر نکلتے ہوئے رابیہ بولی۔ ہاں ہاں تیرا ہے پاس ہی رکھ کر مری
میں نے اپنے ہاتھ پہ کس دے کراسے فلائے کس دی۔ پھر

اتنے میں باہر نکلے اور زوردار دھماکہ ہوا گھر جل بھی چکا تھا آگ لگنے کی وجہ سے

پھر عائشہ بھی آگئی پھر میں نے رابیہ سے ماحبر اپو چھاتا تو اس نے بتایا سب پلان تھا

جب میں اندر تھی تب ایک دم میرے ذہن میں خیال آیا کہ "یہ میرا گھر بہت کرتی ہے۔ جب ہم پانچوں کو کمرے دیکھائے تب کہا پھر ڈائری میں بھی۔ اس کے بعد نوید نے جب اسکی ڈائری لکھنی چاہی تو وہ اس گھر کو اپنا کہنے لگا ہو گا تو اس نے اسکو بھی مار دیا۔ پھر میں نے باہر آنے کا سوچا اور گاڑی میں سے پیٹرول نکال کر باہر آگ لگانی شروع کی عائشہ کی مدد سے وہ گھر کے اندر ہی رہتی ہے باہر نہیں آ سکتی تھی۔ کیونکہ اس کی حدود اندر تک محدود تھی۔ اس کے بعد پھر میں نے گاڑی سٹارٹ کی۔ وہ ہو گئی۔ پھر اسکا پیٹرول والا پائپ عائشہ نے کاٹ دیا۔ پھر میں نے سیدھا اندر گاڑی گھسادی۔ پھر میں

نے سوچتے ہوئے بولا۔ "اچھا تو اس کا مطلب وہ کرن چپڑیل اس وجہ سے ہچکولے کھا رہی تھی۔ کیونکہ تم باہر آگ لگا رہے تھے

عائشہ نے جواب دیا۔ "اسکی سب سے بڑی طاقت ہی اسکی کمزوری بنی۔ پتہ نہیں اب تک اس نے کتنے بے گناہ لوگوں کی جان لی ہوگی

رایہ اب جوش سے بولی۔ "اب کوئی بے گناہ نہیں مرے گا اس کا اب قصہ ختم ہو گیا ہے۔ اب ایک ہے کرن نہیں ایک تھی کرن جملہ بن گیا۔ دراصل وہ اس لئے سب لڑکوں کو مار دیتی ہے۔ کیونکہ اسکی زندگی میں دو لڑکے آئے دونوں اسکی دولت کے پیچھے ہی آئے۔ اس لئے اس کو یہ لگتا ہے سارے لڑکے لالچی ہے اور "اسکی دولت کے پیچھے آئے ہے۔ اسی وجہ سے یہ ہر لڑکے کو مار دیتی ہے sorry زبیر شرمندگی کے ساتھ رایہ سے بولا۔ "جب تم مجھ سے کہہ کر چلی گئی۔ میں نے تم کو ایک بزدل لڑکی سمجھا جو مجھے اکیلے کو "چھوڑ کر چلی گئی

رایہ نے جب یہ سنا تو اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے اور میرے ایک تھپڑ رسید کر کے بولی۔ "اتنی بھی پتھر دل نہیں ہوں نہ ہی پاگل ہوں کہ اپنے پیار کو اس چٹیل کا ناشتہ سمجھ کر تمہیں چھوڑ کر". آہاؤں۔ آخر پیار کرتی ہوں تم سے

میری آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے۔ اور میں رایہ کو گلے لگا کر "رایہ I LOVE YOU" بولا۔

"نعم I LOVE YOU TO" رایہ نے جواب دیا
پھر ایک دم میں چلایا۔ رایہ گھبراتے ہوئے بولی۔ "اب کیا؟" ہو گیا نعم تم کو

نعم شرارتی لہجے میں بولا۔ "ذرا دھیان سے مجھے گلے لگاؤ اتنا کس کے گلے لگایا ہے کی میری کرن کی نشانیاں جو میرے جسم پہ لگی ہے وہ". دکھا دی۔ اب درد دھورھا ہے

رایہ نے خود کو اس کے گلے سے چھوڑا اور ایک اور تھپڑ رسید کر کے عاشقہ کی بازو پکڑ کر تیزی سے چلنے لگی۔ پھر میں بھی آہستہ

آہستہ چلنے لگا اور بولا۔ "ارے رکو مجھے تولے کے جاؤ میں زخمی ہوں مجھ سے چلا نہیں جا رہا۔"

راہیہ بلند آواز میں بولی۔ "اپنی جان کرن کو بلاؤ نا وہ ہی تم کو لے کے جائے گی۔"

پھر میں نے بھاگنا شروع کیا ان دونوں نے بھی بھاگنا شروع کیا۔ جمیدہ کا کیا بنا کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ اس کے بعد ایسے میں ہی سڑک آگئی۔ ہم نے ایک گاڑی والے سے لفٹ مانگی اور سیدھا ہوٹل گئے۔ وہاں روم لیا اپنا اپنا اور فریش ہو کر کپڑے بدل کر شادی میں شرکت کی وہاں باقی دوستوں کا پوچھا تو ہم نے بتا دیا کہ وہ نہیں آئے۔ وہ بعد میں عائشہ کی نظر شادی کی تقریب میں جمیدہ پر پڑی۔ پھر اس نے بھی ہمیں دیکھ ہی لیا تھا بعد میں جب ہوٹل واپسی ہوئی تو جمیدہ کا میرے ساتھ والا روم تھا۔ وہ بھی دیکھ کر حیران تھی۔ کہ ہم تینوں زندگی بچ کے کیسے آگئے۔ وہ پوچھنا چاہ رہی تھی تو ہماری طرف آرہی تھی۔ عائشہ

اور رابیہ نے اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ میری طرف آئی تو میں بھی اپنے کمرے میں اسکو نظر انداز کر کے آگیا۔ پھر اس سے اگلے دن ہم کار میں ولیمے کی شاپنگ کر کر آرہے تھے۔ تو ہمیں وہاں جمیدہ مصیبت میں نظر آئی۔ کچھ گنڈے اسے چھیڑ رہے تھے۔ تو ہم اسکو وہاں سے بچا کے لے آئے۔ پھر وہ شرمندہ سی ہو کر نظریں جھکائے بیٹھی رہی اور کچھ نہ بولی اسکی آنکھیں اشک بار ہو گئی۔ پھر جب ولیمے کے فنکشن میں وہ نظر نہیں آئی ہم نے اسے کمرے میں جا کر دیکھا تو وہ پھانسی لے چکی تھی۔ اور اپنے پیچھے ایک خط چھوڑ گئی۔

مجھ سے بد نصیب دنیا کی کوئی بھی لڑکی نہیں ہوگی۔ جو اس طرح مصیبت میں اپنے دوستوں کو چھوڑ کر آگئی۔ جب میں نے انکو زندہ دیکھا تو مجھے کافی خوشی ہوئی۔ لیکن ساتھ شرمندگی بھی ہوئی۔ پھر

میں نے ہمت کی کوئی بات نہیں تم لوگ نہیں بولاؤ گے تو نا صحیح۔ تم سے بھی بھتر دوست ملے گے۔ لیکن آج جب تم لوگوں نے مجھے مصیبت سے بچایا تو میں اپنی ہی نظروں میں گر گئی تھی۔ اور شرمندہ بھی تھی۔ تم لوگ چاہتے تو بالکل میری طرح مجھے چھوڑ کر آ سکتے تھے لیکن تم لوگوں نے ایک دوست ہونے کا فرض نبھایا۔ مجھے نہیں لگتا میں کبھی تم لوگوں سے نظرے ملا پاؤ گی بلکہ مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ میں تم لوگوں کا سامنا کر پاؤ گی۔ ہو کے مجھے معاف کر دینا اللہ کے واسطے۔
تمہاری کمینی دوست

جمیلہ

یہ خط پڑھ کر ہم تینوں کی آنکھیں اشک بار ہو گئی جیسے بھی کیا ہوتا اس نے ہماری بہت اچھی دوست تھی۔ افسوس بہت ہوا اس کی اس حرکت پر۔

ایک مہینے بعد

آج میری اور رابیہ کی شادی ہے۔ عائشہ بھی شادی میں آئی۔ تو میں نے اسکو سمجھایا۔ "یہ زندگی تنہا گزارنا بھت مشکل ہے۔ تم کوئی ڈھونڈ کر شادی کر لو۔ مجھے پتہ ہے زبیر کے بغیر زندگی گزارنا مشکل ہے۔ مگر کوشش تو کرو۔ کب تک اسکی یاد میں روتی رہو گی۔ خوش رہو گی۔" اچھا فیصلہ کر کے

خیر وہ تو سمجھ ہی گئی تھی۔ نکاح کے بعد رسمیں ہوئی۔ پھر شادی کے بعد جب میں اپنے کمرے میں گیا۔ تو رابیہ بیڈ پر موجود نہیں تھی۔ میں یہ دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ اس کے بعد میرے دروازے پہ دور دور سے کوئی دستک دینے لگا۔ میں نے دروازہ کھولا تو دلہن کے لباس میں گھونگٹ اڑے اندر آئی۔ اور کسٹمی لگانے لگی۔ کمرے کی

"؟۔ میں گھبراتے ہوئے بولا۔ "رابیہ تم اس وقت کہاں سے آرہی ہو۔" رابیہ نے جواب دیا۔ "چھوڑو ان باتوں کو آج ہماری شادی ہوئی ہے۔"

راہیہ اتنا کھہ کر میری طرف بڑھنے لگی۔ میں بولا۔ "ارے اپنا
"گھونگٹ تو اٹھاؤ مجھے دیکھنے تو دو تم راہیہ ہی ہو کے نہیں
راہیہ بولی۔ "یقین رکھو میں راہیہ ہی ہوں میری آواز نہیں پہنچانتے تم
"کیا؟"

"میں نے جواب دیا۔" آواز تو اسکی ہے
تو بس اب چپ ہو۔ میرے ہونٹوں پہ اپنی انگلی رکھ کر بولی
پھر اس نے مجھے چیک والی شرٹ اور جینز پہننے کو کھا
میں نے پھن لی۔ مجھے تھوڑا تھوڑا لگ رہا تھا جیسے یہ کرن ہے۔ مگر وہ تو
مرحکی ہے میں نے اس بات کو نظر انداز کر دیا۔ پھر
اس نے ایک ایک کر کے میری شرٹ کے بٹن کھولے۔ اور
شرٹ اتار کر بیڈ پر دھکا دیا۔ پھر رسی سے میرے ہاتھوں کو
بیڈ کی بیک سائڈ پر باندھ دیئے

"میں نے گھبرا کر پوچھا۔" یہ کیا کر رہی ہو راہیہ
اس نے میرے ہونٹ پر انگلی رکھتے ہوئے جواب دیا۔ "نئے

"سٹائل کا پیار ہے ابھی دیکھنا تم کو کتنا مسز آئے گا۔"
پھر اس نے چپا تو اٹھا کر ہلکے سا انگلی پہ چیرا دیا۔ اب میرا
شک یقین میں بدل گیا تھا۔ یہ تو کرن لگ رہی ہے۔ پھر اس
نے لال گاڑھا خون لیا اور میرے دل والی جگہ پر کر اس کا نشان
لگایا اور بولی "یہ گھر میرا ہے۔" اب مجھے پکا یقین ہو گیا تھا کہ
موت یقینی ہے میں نے چلانا شروع کر دیا۔ لیکن جیسے ہی اس
نے اپنی زبان کو چاٹنے کے لئے نکالا اس کی زبان لمبی نہیں تھی۔ پھر اس
نے زبان لگا کر خون چاٹا میری رسی ڈھیلی ہو چکی تھی میں آہستہ
رسی کھول رہا تھا۔ راہیہ چاٹنے کے بعد گھونگٹ اٹھا کر بولی۔ "ٹماٹو
کیچپ لگائی تھی لیکن اس کا ذائقہ تبدیل ہو گیا۔ کیا آج بارش لانے
سے پھلے نھائے نہیں تھے؟ معاف کرنا نعم مجھے شرارت سوجھ رہی
"۔ تھی تو میں نے کرن بننے کا سوچا
میں نے رسی کھول لی تھی اور اتنا کھہ کر کرن بلکہ راہیہ کے پیچھے بھاگا۔ "ٹھر
"۔ جاتے میں بتاتا ہوں کرن کی لگتی

راہیہ نے بھاگنا شروع کر دیا اور میں بھی اسکے پیچھے بھاگنے لگا۔ پھر آخر پکڑ ہی لیا۔ آگے کیا ہوا؟ میں آپکو نہیں بتا سکتا۔

خیر کسی نے تو صحیح کھا ہے

دوست وہی ہوتا ہے جو مصیبت میں کام آئے

اختتام

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Mera Ghar | By Soban Ali (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>